بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کا تدلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۸ - ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - مئی ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر (۱۸)

قیمت فی پرچہ ۲ر

چہ گویم باتو گر آئی چہ با در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

بدر مسیح

۱۸ - ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - اپریل ۱۹۰۷ء - "سلام علیک"

۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء - رویا مین دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے وہ ہاتھ سے شمال مشرق کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔

یکم مئی و ۳۰ - اپریل ۱۹۰۷ء - پوری ہوئی - فلیدع الزبانیہ[1]

ترجمہ - پس چاہیئے کہ اپنے حمائیتون کو بلالے تا پورا زور لگالین۔

۲ - اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی

۳ - وان شکرتم لازیدنکم

ترجمہ - اگر تم شکر کرو تو مین زیادہ دون گا۔

یکم مئی (قریب عصر) یأتیک تحائف کثیرہ

ناظرین کی توجہ کے لائق

اور مخالفون سے ایک استفسار

دنیا کے ملوک اور سلاطین مین یہ رسم ہے کہ جب ان کا کوئی غضب کسی شہر پر نازل ہوتا ہے اور اس شہر کے باشندون کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے - تو ایسی صورت مین اگر کسی شخص کو اس سلطنت سے خاص تعلقات ہوتے ہین - تو اس شخص اور اس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہو جاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جان پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے - ایسا ہی حضرت عزت جلشانہ کی عادت مین داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب مین کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ مین جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے - اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب ملائک کو جناب حضرت عزت جلشانہ سے فہمائش کیجاتی ہے - کہ اس گھر کے محافظ رہین بس یہی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی - تو اسی ابتدائی زمانہ مین جب اس ملک مین طاعون شروع ہوئی - خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ اِنّی احافظ کل من فی الدار - یعنے ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے - مین اس کو طاعون سے بچاؤن گا - چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے - جب یہ الہام ہوا تہا اور اس مدت مین لاکھون انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر گذر گئے - لیکن ہمارے اس گھر مین اگر ایک کتا بہی داخل ہوا - تو وہ بہی طاعون سے محفوظ رہا - یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے - لیکن ان کے لئے جو آنکھ بند نہین کرتے - اب بہی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان افتراء ہے یا یہ خدا کا کلام نہین - تو اُسے چاہیئے - کہ ایسا ہی افترا وہ بہی شائع کرے یا قسم کہا کر یہ شائع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہین - پہر مین یقین رکہتا ہون - کہ خدا اُسے قدیر ضرور اس کو اس بے باکی کا جواب دیگا - اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو - تو تمام دنیا مین تمہین کوئی ایسا ملہم نہین ملے گا کہ خدا نے اس کو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ وہ اس کے گھر مین نہین آئیگی چاہیئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دین - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میرزا غلام احمد مسیح موعود

معذرت - جیسا کہ گذشتہ ہفتہ مین اطلاع دیگئی تہی - اس ہفتہ مین اخبار نہ نکل سکتا تہا مگر بدین خیال کہ احباب کو تازہ الہامات پہونچ جاوین یہ پرچہ نکالا جاتا ہے اور خاص اس پرچہ کے واسطے حضرت مسیح موعود نے عاجز کی درخواست پر ایک مضمون لکہہ کر دیا ہے جو اوپر درج کیا گیا ہے -

ایڈیٹر

[1] اس وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت آسمانی سے کسی اور کے نام ہی سمن نہین بلکہ وارنٹ جاری ہوا ہے جیسا کہ بقول حافظ یوسف امرتسری صاحب الٰہی بخش کے نام جاری ہوا تہا امید ہے کہ حافظ صاحب اب کے پہر توجہ کرکے بتلا سکین گے کہ یہ کس کے نام ہے - ایڈیٹر۔

ڈائری

القول الطیب

خدا کے ساتھ کون لڑ سکتا ہے؟

۲۸ / اپریل ۱۹۰۷ء

حضرت اقدس کی طبیعت کسی قدر علیل ہے اس واسطے خدام کو جن میں زیادہ تر باہر سے آئے ہوئے دوست ہیں جیسا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب ۔ خواجہ کمال الدین صاحب میاں چراغ الدین صاحب ۔ صاحبزادگان میاں صاحب موصوف ۔ میاں معراج الدین صاحب ۔ سردار فضل حق صاحب وغیرہ سب کو صبح کے وقت ملاقات کے واسطے از روئے شفقت اندر ہی طلب کیا اور فرمایا ۔ وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اٹھاتا جاتا ہے خدا تعالیٰ ایسا ہی ایک زبردست ہاتھ اور دکھاوے گا ۔ تو پھر کہاں تک لوگ برداشت کر سکیں گے ۔ آخر ان کو ماننا پڑیگا کہ حق اسی میں ہے جو ہم کہتے ہیں ۔ ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں ۔ دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں اور کون ہے ۔ جو خدا کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو ۔

مخفی گناہوں سے بچو

فرمایا ۔ جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے ۔ خدا کا تو قصور نہیں بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا ۔ لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں ۔ جنھوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا ۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے بعض موٹی بیماریاں ہیں ۔ ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں ۔ کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتدا میں اس کا پتہ بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگتا یہاں تک کہ بیماری صورت خوفناک اختیار کرتی ہے ایسا ہی انسان کے اندرونی اور مخفی گناہ ہیں ۔ جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے ۔ قرآن شریف میں آیا ہے ۔ قد افلح من زکھا ۔ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے جب تک کہ کل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیہ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے ۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے ۔ جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا ۔

تکبر بڑا گناہ ہے

فرمایا ۔ سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی ۔ مگر آدم میں تکبر نہ تھا ۔ اس نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا اسی سے انسان کیواسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا جو چیز کہ انسان میں نہیں ۔ متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے طیار ہو جاتا ہے ۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے ان میں خودی نہیں رہتی وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں ۔ کبریائی خدا کیواسطے ہے ۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں ۔ وہ ضائع نہیں ہوتے ۔

استخارے کا بھی وقت ہوتا ہے

ایک شخص کا خط آیا کہ میں آپ کے متعلق استخارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ آیا آپ حق پر ہیں یا نہیں فرمایا ایک وقت تھا کہ ہمنے خود اپنی کتاب میں استخارہ لکھا تھا کہ لوگ اس طرح سے کریں تو خدا تعالیٰ ان پر حق کو کھول دیگا مگر اب استخاروں کی کیا ضرورت ہے ۔ جب کہ نشانات الٰہی بارش کی طرح برس رہے ہیں ۔ اور ہزاروں کرامات اور معجزات ظاہر ہو چکے ہیں کیا ایسے وقت میں استخاروں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کھلے نشانات کو دیکھ کر پھر استخارہ کرنا خدا تعالیٰ کے حضور میں گستاخی ہے ۔ کیا اب جائز ہے کہ کوئی شخص استخارہ کرے کہ اسلام کا مذہب سچا ہے یا جھوٹا اور استخارہ کرے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے سچے نبی تھے یا نہیں تھے اس قدر نشانات کے بعد استخاروں کی طرف توجہ کرنا جائز نہیں ۔

المفتی

۶۳ امام کے سلام سے پہلے سلام ۔ ۲۰ / اپریل ۱۹۰۷ء کو نماز مغرب میں آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے پیش امام صاحب کی آواز آخری صفوں تک نہ پہنچ سکنے کے سبب درمیانی صفوں میں سے ایک شخص حسب معمول تکبیر کا بآواز بلند تکرار کرتا جاتا تھا آخری رکعت میں جب سب التحیات پر بیٹھے تھے اور دعائے التحیات اور درود شریف پڑھ چکے تھے اور قریب تھا ۔ کہ پیش امام صاحب سلام کہیں مگر ہنوز انہوں نے سلام نہ کہا تھا کہ درمیانی مکبر کو غلطی لگی اور اس نے سلام کہدیا ۔ جس پر آخری صفوں کے نمازیوں نے بھی سلام کہدیا اور بعض نے سنتیں بھی شروع کر دیں کہ امام نے سلام کہا اور درمیانی مکبر نے جو اپنی پہلی غلطی پر آگاہ ہو چکا تھا دوبارہ سلام کہا ۔ اس پر ان نمازیوں نے جو پہلے سے سلام کہہ چکے تھے اور نماز فارغ ہو چکے تھے مسئلہ دریافت کیا کہ آیا ہماری نماز ہو گئی یا ہم دوبارہ نماز پڑھیں ۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے جو خود بھی پچھلی صفوں میں تھے اور امام سے پہلے سلام کہہ چکے ہوئے تھے ۔ فرمایا ۔ کہ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا جا چکا ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ۔ کہ آخری رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد اگر ایسا ہو جائے ۔ تو مقتدیوں کی نماز ہو جاتی ہے ۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ۔

۶۴ ایک مسجد میں دو جمعے ۔ سوال پیش ہوا کہ بعض مساجد اس قسم کی ہیں کہ وہاں احمدی اور غیر احمدی کو اپنی جماعت اپنے امام کے ساتھ الگ الگ کرا لینے کا اختیار قانوناً یا باہمی مصالحت سے حاصل ہوتا ہے تو ایسی جگہ جمعہ کیواسطے کیا کیا جاوے کیونکہ ایک مسجد میں دو جمعے جائز نہیں ہو سکتے ۔

فرمایا جو لوگ تم کو کافر کہتے ہیں اور تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وہ تو بہر حال تمہاری اذان اور تمہاری نماز جمعہ کو اذان اور نماز سمجھتے ہی نہیں اس واسطے وہ تو پڑھ ہی لیں گے اور چونکہ وہ مومن کو کافر کہہ کر بموجب حدیث خود کافر ہو چکے ہیں اس واسطے تمہارے نزدیک بھی ان کی اذان اور نماز کا عدم وجود برابر ہے تم اپنی اذان کہو اور اپنے امام کے ساتھ اپنا جمعہ پڑھو ۔

۶۵ متوفی کا حج دوسرے آدمی کے ذریعہ سے ۔ خوشاب سے ایک مرحوم احمدی کے ورثا نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ مرحوم کا ارادہ پختہ حج پر جانے کا تھا مگر موت نے مہلت نہ دی کیا جائز ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی آدمی خرچ دیکر بھیجا جاوے ۔ فرمایا ۔ جائز ہے ۔ اس سے متوفی کو ثواب حج کا حاصل ہو جائیگا ۔